لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

تحقیق اللہ مومنین سے راضی ہوا جب وہ تم (محمد ﷺ) سے
درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے

امام مظلوم ، ناشر قرآن ، کاتب وحی

خلیفہ سوئم ، امیر المومنین

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کے انتہائی قریبی رفیق اور دوہرے داماد، خلیفۃ المسلمین
امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی
اور کارناموں پر مشتمل انتہائی جامع مگر مختصر مجموعہ

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین ؓ

☆ آپ ؓ نے ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا۔

☆ حضرت عثمان غنی ؓ کی وجہ سے ۱۴۵۰ اصحابہ ؓ کو قرآن نے جنت کی خوشخبری سنائی۔

تعارف

ماہتاب رسالت ﷺ کے روشن ستاروں میں حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ ؓ کے جود وسخا، حلم وعطاء، عشق مصطفوی ﷺ، جذبہ وشوق اور آنحضرت ﷺ سے والہانہ تعلق ایک ایسی درخشندہ کہانی ہے جو مخالف موافق تمام حلقوں میں مسلم ہو چکی ہے۔ مغربی اور یورپین مستشرقین سے لے کر اسلام کے نابغہ روزگار مؤرخین تک سب نے خلیفہ راشد حضرت عثمان ؓ کے کارہائے نمایاں اور عبقری کردار کو امت مسلمہ کے لئے نشان راہ قرار دیا ہے۔ عمر کی ۸۲ منزلیں گزار کر نہایت مظلومیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پڑوس میں جس طرح انہیں شہید کیا گیا اور پھر جس طرح ۴۰ روز تک آپ ؓ پر کھانا پینا بند رکھا گیا وہ بھی صفحہ تاریخ کا المناک باب ہے۔

ولادت

حضرت عثمان ؓ عام الفیل کے چھ برس بعد یعنی ۵۷۷ ھ میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب

آپ ؓ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عثمان بن عفان ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قریشی اموی ﴿از تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی﴾۔ اس طرح آپ ؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

حضرت عثمان ؓ کا قبول اسلام

طبقات ابن سعد کے مطابق آپ ؓ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے کے جرم میں آپ ؓ کو آپ ؓ کے چچا حکم بن ابی العاص نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا۔ کئی روز تک ایک علیحدہ مکان میں بند رکھا گیا۔ چچا نے کہا جب تک تم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے آزاد نہیں کروں گا۔ یہ سن کر آپ ؓ نے فرمایا: ''چچا، خدا کی قسم! میں مذہب اسلام کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اس دولت سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا۔'' چنانچہ حکم بن ابی العاص نے آپ ؓ کو مجبور ہو کر آزاد کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرابت داری

حضرت عثمان غنی ؓ اگرچہ بنوامیہ کے چشم و چراغ تھے اور آنحضرت ﷺ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم قریش کے ان دو عظیم

خاندانوں اور قبیلوں میں امتزاج ملاحظہ ہو کہ حضرت عثمانؓ بھی آنحضرت ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

☆ آپ کی نانی ام حکیم البیضاء بنت عبد المطلب آنحضرت ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھیں۔ اس طرح آپ حضور ﷺ کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

☆ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہؓ کا نکاح آپؓ کے ساتھ کیا۔ جب وہ فوت ہوگئیں تو ان کی بہن ام کلثومؓ بھی ان کے نکاح میں دے دی۔ ام کلثومؓ کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح عثمانؓ کے ساتھ کر دیتا''۔ آنحضرت ﷺ کی دو بیٹیوں کے نکاح کی وجہ ہی سے آپؓ کو ذوالنورین یعنی ''دو نوروں والا'' کہا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا۔ ''میں نے کسی بیوی کے ساتھ یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کیا''۔ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں آپؓ کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت عثمانؓ نے آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہ جوڑا بہت خوبصورت ہے''۔ اس طرح ہجرت مدینہ اور ہجرت حبشہ کے بعد آپ کو ذوالہجرتین کا لقب عطا ہوا۔ ابن عساکر میں ہے:

''حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کوئی انسان ایسا نہیں گزرا جس کے نکاح میں کسی پیغمبر کی دو بیٹیاں آئی ہوں سوائے عثمان کے۔''

☆ حضرت رقیہؓ کے بطن سے آپؓ کے ہاں ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا۔ عبداللہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ آٹھ دس سال کی عمر میں مرغ کی چونچ کے زخم سے وفات پا گیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ عبداللہ جنگ یرموک میں شہید ہوا اور اس نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اس طرح آنحضرت ﷺ کے نواسے دین اسلام کی ایک بڑی جنگ میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ کے وجہ سے ۱۴۵۰ سو صحابہؓ کے لئے جنت کا اعلان

''امام ترمذیؒ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عثمانؓ، حضور ﷺ کی طرف سے سفیر بن کر مکہ گئے تھے۔ خبر مشہور ہوگئی کہ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ اس وقت ساڑھے چودہ سو صحابہؓ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔''

اس بیعت کے بعد خدا کی طرف سے درج ذیل الفاظ میں ان خوش نصیب صحابہ کرامؓ کے لئے رضامندی کا اعلان کیا گیا۔

''بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا جنہوں نے اے پیغمبر درخت کے نیچے بیٹھ کر تیرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ خدا ان کے قلوب کو جانتا ہے۔ پس اس نے طمانیت اور سکون اتارا ان پر اور فتح ان کے لئے بہت قریب ہے۔''

حضرت عثمانؓ کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا، میرا ساتھی عثمانؓ ہوگا۔''

☆ ابن عساکر نے زیدؓ بن ثابت سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سے جب عثمانؓ گزرے تو میرے پاس فرشتہ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یہ شہید ہیں۔ ان کو قوم شہید کر دے گی۔ مجھے ان سے شرم آتی ہے۔''

☆ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب حضرت عثمانؓ ہمارے پاس آتے تو رسول اللہ ﷺ اپنے لباس کو درست فرما لیتے اور فرماتے تھے میں اس سے کس طرح شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔''

☆ حاکم مستدرک نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیص پہنائے گا۔ جب منافق اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اسے مت اتارنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔''

چنانچہ جس روز آپؓ کا محاصرہ کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا: مجھ سے حضور ﷺ نے عہد لیا تھا، چنانچہ اس پر قائم ہوں اور صبر کر رہا ہوں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت عثمانؓ نے دو مرتبہ جنت خریدی ہے۔ ایک مرتبہ رومہ خرید کر، دوسری مرتبہ جنگ تبوک میں ایک ہزار اونٹ دے کر۔''

☆ امام ترمذیؒ نے عبدالرحمٰن بن قیاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ: جنگ تبوک کے موقع پر جب تیس ہزار صحابہ کرامؓ کا ڈھائی لاکھ رومی عیسائیوں سے مقابلہ تھا، آنحضرت ﷺ صحابہ کرامؓ کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر کا سارا سامان اور فاروق اعظمؓ نے نصف سامان دیا تھا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے عرض کی کہ میں دو سو اونٹ سامان کے لدے ہوئے دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ترغیب دی، حضرت عثمانؓ پھر اٹھے کہ میں تین سو اونٹ پھر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی، آپؓ پھر بولے کہ میں دو سو اونٹ پھر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی، سیدنا عثمانؓ چوتھی بار بولے کہ میں دو سو اونٹ اور ایک ہزار اشرفیاں اور دیتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **"ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم"**۔ ''آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

☆ ابن عدیؒ اور ابن عساکرؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہم اور عثمانؓ اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں۔''

☆ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے مگر عثمان غنیؓ کے لئے جب آپ دعا فرماتے تھے۔''

☆ حضرت سعیدؓ سے روایت ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اول شب سے طلوع فجر تک ہاتھ اٹھا کر عثمانؓ کے لئے دعا فرماتے رہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔''

☆ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تجھ سے ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔''

حضرت عثمانؓ کی دس اہم خصوصیات

ابن عساکر میں ہے کہ جب عثمانؓ پر بلوائیوں نے عرصہ حیات تنگ کر دیا اور آپؓ گھر میں محصور تھے، اس موقع پر آپؓ نے باغیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میری دس خصال میرا رب ہی جانتا ہے لیکن آج تم ان کا لحاظ نہیں کرتے۔

☆ میں اسلام لانے میں چوتھا ہوں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی۔

☆ جب پہلی صاحبزادی فوت ہوگئی تو دوسری نکاح میں دے دی۔

☆ میں نے پوری زندگی کبھی گانا نہیں سنا۔

☆ میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی۔

☆ جس ہاتھ سے حضور ﷺ سے بیعت کی اس ہاتھ کو آج تک نجاست سے دور رکھا حتیٰ کہ میں غسل خانے میں کبھی ننگے بدن غسل نہ کیا۔

☆ جب سے اسلام لایا کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا کہ میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو اگر کسی جمعہ کو میرے پاس غلام نہیں ہوا تو اس کی قضا ادا کی۔

☆ عہد جاہلیت اور عہد اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا۔

☆ نہ ہی کبھی چوری کی۔

☆ میں نے عہد رسالت ﷺ میں پورا قرآن حفظ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خانگی اور ازدواجی زندگی

خلیفہ سوم نے ۹ شادیاں کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ۱۰ بیٹے اور ۷ بیٹیاں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلی شادی دختر رسول ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی اور ان کے انتقال کے بعد دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے۔ ان کے بعد فاختہ رضی اللہ عنہا بنت عزوان بن جابر سے ہوئی۔ دیگر ازواج میں ام عمر رضی اللہ عنہا و بنت جندب، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ولید، اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی جہل، ملیکہ رضی اللہ عنہا بنت عینیہ، رملہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ، نائلہ رضی اللہ عنہا بنت فرافصہ کا نام طبری اور انساب الاشراف میں بلاذری نے نقل کیا ہے۔ اولاد میں عبداللہ الاکبر، عبداللہ الاصغر، عمرو، ابان، خالد، عمر ولید، سعید مغیرہ، عبدالملک، ام سعید، ام ابان، ام عمرہ، عائشہ ام البنین، مریم صغریٰ اور ام خالد کا نام تاریخ میں محفوظ ہے۔

اوصاف وکمالات

سفید رنگ، خوبصورت وجاہت، متوازن قد وقامت، چہرے پر چیچک کے چند نشانات، داڑھی گنجان اور زلف دراز کے حامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب لباس زیب تن کر کے عمامے سے مزین ہوتے تو بڑے خوبصورت معلوم ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہ خوش شکل اور خوش قامت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سیرت وکردار کے خلعت سے آراستہ تھے۔ بڑے پیمانے پر تجارت کے باعث شروع ہی سے دولت مند تھے۔ اس لئے لباس بھی عمدہ پہنتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی غذا عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ لذیذ اور نفیس غذاؤں کے عادی تھے۔ عرب میں بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کا طرز زندگی سادگی سے عبارت تھا۔ رہن سہن، اخلاق واطوار اور خلق وکردار میں آپ آنحضرت ﷺ کے طریقوں کو مشعل راہ بناتے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ہر کام اتباع سنت سے آراستہ ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہو کر مسکرائے، لوگوں نے اس موقع پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کے بعد اسی طرح مسکراتے دیکھا ہے......''۔ ﴿مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ﴾

ایک مرتبہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کے گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا منگوایا اسے تناول فرمایا اور تجدید وضو کے بغیر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ فراغت کے بعد ارشاد ہوا: ''رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی جگہ بکری کا گوشت تناول فرمایا تھا اور پھر اسی طرح بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھی تھی۔''

تقویٰ وطہارت حضرت عثمانؓ کا جوہر ذاتی تھا۔ گناہ ومعصیت اور کفران وعصیان سے آپؓ کی طبیعت کو نفور تھا۔ سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے:

''ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ چند لوگوں کے ہاں مدعو تھے۔ یہ مجمع ایک ناپسندیدہ مشغلہ گانے بجانے میں مصروف تھا لیکن جب حضرت عثمانؓ وہاں پہنچے تو مجمع منتشر ہو چکا تھا۔ آپؓ کو اس قبیح واقعہ کا علم ہوا تو خدا کا شکر ادا کیا اور بطور کفارہ ایک غلام آزاد کیا۔'' ﴿صفۃ الصفوہ﴾

حضرت عثمان غنیؓ کا قول وفعل سنت کا رسول ﷺ کی اتباع سے معمور تھا۔ آپ کا قلب وذہن احترام رسول ﷺ، عشق مصطفوی ﷺ اور شفیتگی حق سے آراستہ تھا۔ آپؓ کے بڑے کمالات میں سخاوت، حلم اور حیاء نے اپنوں اور غیروں سے لوہا منوایا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو کتابت وحی جیسے اعزاز سے بھی نوازا۔ قرأت قرآن، تدوین حدیث اور جمع کتاب اللہ، آپؓ کے منفرد کمالات ہیں۔ آپؓ کے اجتہادات، فرامین ومراسلات، خطبات وتقاریر آنے والی پوری امت مسلمہ کے لئے خزانہ عامرہ ہے۔

خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ کا طرز حکومت

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کا دور ۱۲ سال پر محیط ہے۔ اس عہد میں کابل سے لے کر مراکش تک وسیع وعریض خطہ اسلام کے سایہ عاطفت میں رہا۔ شرافت وحیاء، بے نفسی آپؓ کا طرہ امتیاز تھا۔ خلفاء میں آپؓ کو سادہ مزاجی، عاجزی اور فروتنی میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ سب سے زیادہ مالدار ہونے کے باوجود آپؓ کا اعلیٰ اخلاق، خدا ترسی اور حسن سلوک ضرب المثل بن گیا تھا۔ دولت وثروت اور مال وجائیداد میں سب سے پہلے ہونے کے باوجود جب خلافت کا بار گراں آپ کے کاندھوں پر آیا تب بھی آپؓ کی خشیت الٰہی، ورع وتقویٰ، للّٰہیت وعبادت گزاری میں سرمو فرق نہ آیا۔

اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپؓ تجارتی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکے۔ اس طرح ذرائع آمدن محدود یا مسدود ہو گئے۔ ادھر دریا دلی، فیاضی، جودوسخا میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دولت کی فراوانی ختم ہوگئی۔ ان حالات کو سمجھنے کے لئے حضرت عثمانؓ کا ایک قول ملاحظہ ہو جسے قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں نقل کیا ہے۔

''جس وقت میں نے منصب خلافت قبول کیا تھا، میں پورے عرب میں اونٹوں اور بکریوں کا سب سے زیادہ مالک تھا اور آج میرے پاس حج کے دو اونٹوں کے سوا ایک اونٹ اور ایک بکری بھی نہیں۔''

عزیمت کا یہ وہ راستہ تھا جس پر چل کر حضرت عثمانؓ نے ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع علاقے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

ہمارے حالات پر غور کیا جائے تو معاملہ سارا برعکس نظر آتا ہے یعنی ایک چھوٹے سے چھوٹے عہدے والے انسان کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جس طرح بھی ممکن ہو دولت جمع کرے۔ ناجائز ذرائع سے جائیداد بنانا، بینک بیلنس رکھنا، پلاٹ اور کوٹھیاں تعمیر کرنا اس کی اولین ترجیحات ہوتی ہیں۔ پٹواری اور تحصیل دار سے لے کر وزیر تک ہر شخص رشوت، دھوکہ، فریب اور خیانت کے سارے ریکارڈ توڑ کر راتوں رات امیر بننے کا خواب دیکھتا ہے۔ حصول زر کے لئے تن من دھن لٹا دیتا ہے۔ وہ اپنے فرائض منصبی بھول کر صرف ذاتی منفعت کو مقدم رکھتا ہے۔ منتخب اراکین اسمبلی میں ایسے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جو انتخابات میں خرچ کی گئی رقم جمع کرنا سب سے اہم فریضہ خیال کرتے ہیں۔ عہد حاضر میں ایک محلّہ اور وارڈ کے کونسلر سے لے کر قومی اسمبلی کے رکن تک ہر شخص قومی مفاد پر ذاتی مفاد اور قومی توانائی کے بجائے ذاتی توانائی کے لئے ہر حربہ استعمال کرنا چاہتا ہے لیکن جس محمدی شریعت اور خلافت راشدہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہاں پورے پچاس سالہ دور میں ایک

واقعہ بھی ایسی خیانت اور ناہمواری کا نظر نہیں آتا۔

ہمارے ہاں چھوٹا طبقہ تو اپنے ملک ہی سے اپنا ذاتی مفاد وابستہ رکھتا ہے لیکن اعلیٰ حکمران سوئٹزرلینڈ کے بینکوں، اعلیٰ تجارتی ٹھیکوں، اسلحہ کی خرید وفروخت کے ذریعے قومی دولت کا اربوں روپیہ خرد برد کر کے قوم وملک کے خادم کہلاتے ہیں۔کئی ممالک کے حکمران غیر ملکوں میں شاندار بنگلے، پرشکوہ محلات، کارخانے تعمیر کر کے اپنی غریب اور پسماندہ قوم کا منہ چڑاتے ہیں۔حضرت عثمان غنیؓ کا درخشندہ دور اِن ساری خرافات سے کوسوں دور ہے۔غلط فہمی اور کج روی کے باعث بعض قلم کاروں نے حضرت عثمانؓ کے دور کے ایسے واقعات پر بھی طعن کیا ہے جس میں آپؓ نے بعض اقارب کو رقوم عطا کی تھیں، لیکن تمام کتابوں میں اس کی بھی تصریح موجود ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جس کو بھی رقم دی اپنی گرہ سے دی۔انہوں نے تو ۱۲ سال تک قومی خزانے سے خود تنخواہ کا ایک روپیہ حاصل نہیں کیا۔خلافت اسلامی کا یہ وہ اعجاز ہے جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔

غذا اور لباس

حضرت عثمانؓ کا رہن سہن اور غذا کا معیار نہایت اعلیٰ تھا۔خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔آپؓ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق عمدہ لباس پہنتے، اعلیٰ مکان اور اچھے ماحول میں رہتے، اچھی خوراک استعمال کرتے۔یہ سب کچھ ان کے ذاتی مال سے خرچ ہوتا تھا۔حضرت عمرہؓ بن امیہ ضمری کا بیان ہے:

''میں شام کے وقت حضرت عثمانؓ کے ساتھ 'خزیرا' (عربوں کی سب سے عمدہ خوراک) کھایا کرتا تھا۔اس جیسا 'خزیرا' میں نے کبھی نہیں دیکھا۔اس میں بکری کا کلیجہ، دودھ اور گھی استعمال ہوتا تھا۔امیر المومنین نے مجھ سے پوچھا طعام کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ تو بہت عمدہ ہے میں نے ایسا کھانا کبھی نہیں کھایا۔آپؓ نے فرمایا: خدا کی قسم میں یہ مسلمانوں کے مال سے نہیں کھاتا اپنے مال سے کھاتا ہوں۔اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں ہمیشہ اچھی غذا کھاتا ہوں۔''

مشہور اسلامی مؤرخ امام محمد بن سعد طبقات میں لکھتے ہیں:

''گو آپؓ اچھے کپڑے استعمال کرتے تھے لیکن ان میں تکلفات کا دخل نہیں ہوتا تھا۔ایسے کپڑوں سے نہایت پرہیز کرتے تھے جن سے مزاج میں غرور، تکبر، نخوت اور خود بینی کا مادہ پیدا ہو۔عرب کا خالص لباس جو رومی امراء پہنتے تھے آپؓ نے وہ بھی کبھی استعمال نہیں کیا نہ اپنی بیویوں کو پہننے دیا۔تمام عمر پائجامہ نہیں پہنا۔صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا تھا۔''

امور مملکت کی خصوصیات

حضرت عثمانؓ کا ۱۲ سالہ دور حکومت عدل وانصاف، اخوت ومساوات اور رعایا پروری کا نمونہ تھا۔قارئین کرام، آپ نے ملاحظہ کیا کہ عرب کا سب سے زیادہ مالدار انسان مسند حکومت پر براجمان ہونے کے بعد ذاتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔جس شخص کے دریائے سخاوت سے ہر خستہ حال سیراب ہوتا رہا وہ اگر کسی کو ذاتی مال سے نفع پہنچاتا ہے تو مغرب زدہ بعض مؤرخین اور سیاست سے آلود بعض قلم کار اسے بھی طعن کا نشانہ بناتے ہیں۔بالآخر وہ صاحب عزیمت اس حال کو پہنچا کہ اونٹوں اور بکریوں کے بڑے بڑے ریوڑوں میں صرف ایک اونٹ اس کے پاس رہ گیا۔

بعض معاصر قلم کار خلیفہ سوم کے بارے میں سبائی روایات اور تاریخ کے رطب و یابس کا شکار ہو گئے ہیں ۔ انہیں آپ ؓ کے دور کی تاریخ ساز فتوحات، حیرت انگیز ہمہ گیری، بے مثال رعایا پروری، معاشی استحکام اور دور تک اسلامی اقتدار کا برسنے والہ مینہ اور چمکنے والی کرنیں نظر نہیں آتیں ۔ جس طرح انہوں نے حضرت عثمانؓ پر اعتراضات اور الزامات کو نمایاں سرخیوں سے تحریر کیا ہے، اس کے مقابلے میں ان کے کارناموں کو اہمیت نہیں دی گئی ۔ حضرت عثمان غنی ؓ کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ ؒ اپنی معرکہ الاراء کتاب منہاج السنہ میں تمام اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں ۔ پوری امت مسلمہ کو اب اس صفائی کے بعد آپؓ پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہا۔ دو سو سال بعد تحریر کی جانے والی تاریخ کو بہانہ بنا کر ایسے شخص کی کردار کشی نہیں کی جا سکتی جس کی بلندی مرتبت، اعلیٰ مقام اور عظمت پر نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ، بلکہ قرآن بھی گواہی دے چکا ہے۔

خلافت راشدہ کا یہ اعجاز بھی کچھ کم نہیں ہے کہ پہلا خلیفہ متوسط گھرانے کا چشم و چراغ ہے لیکن آخری وقت میں وہ پرانے کپڑوں کے کفن پہنانے کا حکم دیتا ہے تا کہ اچھے کپڑے غریبوں کے کام آ جائیں ۔ دوسرا خلیفہ معاشی طور پر اتنا مستحکم نہ تھا لیکن وہ بھی سال بھر میں صرف ۵ ہزار درہم وصول کرتا ہے ۔ یہی سالانہ آمدنی اس شخص کے حصے میں آتی ہے ۔

حضرت عثمانؓ نے تمام صوبوں کے گورنر، قاضی اور ارکان دولت کی چھان پھٹک کر کے نہایت زیرک اور محنتی حاکم مقرر کئے ۔ تمام مفتوحہ ممالک کے علیٰحدہ علیٰحدہ علاقوں کو ریاستوں کی شکل میں مختلف یونٹوں میں تقسیم کیا۔ ۴۴ لاکھ مربع میل میں تمام آباد کاروں کو زمین کے مالکانہ حقوق کے پروانے جاری کئے ۔ پولیس کے محکمے کو انقلابی بنیادوں پر مستحکم کیا۔ دنیا کے تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کی ایک قرأت پر جمع کر کے قرآن کو دنیا بھر میں پھیلایا۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں مملکت کی حدود بہت وسیع ہو گئی تھیں ۔ یہاں انتظامی شعبوں کا اجراء اور ہر علاقے میں سستے انصاف کی عدالتوں کا قیام بھی آپ ؓ کا منفرد کارنامہ ہے ۔ خلیفہ سوم کا طریقہ یہ تھا کہ ہر تین یا چھ ماہ بعد گورنروں اور عمال حکومت کے نام ہدایات جاری کرتے رہتے ۔ عدل و انصاف کے تمام تقاضوں کا خیال کر کے پوری حکومتی مشینری کو رعایا پروری کا حکم جاری کرتے ۔

آپ ؓ کا دور حکومت بے مثال اصلاحات اور فلاحی مہمات سے عبارت تھا۔ سادہ طرز زندگی، سادہ اطوار، اعلیٰ اخلاق، عام آدمی تک رسائی، ظلم و جور سے نفرت، زیادتی اور تجاوز سے دوری، آپ ؓ کے شاہکار کارناموں میں شامل ہے ۔

عوام پر بلا وجہ ٹیکسوں کی ممانعت

ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے گورنروں کے نام حکم نامہ روانہ کیا:

’’بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے امام یا امیر کو یہ حکم دیا کہ وہ قوم کا نگران یا چرواہا ہو اور اس نے اس کو اس لئے امیر نہیں بنایا کہ وہ عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ تلے روند ڈالے ۔‘‘ ﴿مشاہیر اسلام، ج ۴﴾

مسند خلافت سے ......تمغہ شہادت تک

حضرت سیدنا فاروق اعظم ؓ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو آپؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کر کے انہی میں سے خلیفہ کے انتخاب کا حکم دیا۔ یہ چھ اصحاب حضرت عثمان ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہ ؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعیدؓ بن زید

تھے۔ بالآخر عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے خفیہ رائے شماری کے ذریعے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ نامزد کر دیا۔

حضرت عثمانؓ ۲۴ ہجری میں سریر آرائے خلفت ہوئے تو آپؓ کو شروع میں ۲۲ لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی جس پر بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ ہوئے تھے۔ خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں نہ چلی جائیں لیکن خلیفہ سوم نے ۱۲ دن کم ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع وعریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

حضرت عثمانؓ کے پہلے چھ سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوان سے عبارت ہیں جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا تھا۔ آپؓ ہی کے دور میں حضرت معاویہؓ امیر شام نے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کر کے بحر اوقیانوس میں اسلام کا عظیم لشکر اتار دیا تھا۔ اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کر کے آپؓ کی فوجوں نے فرانس اور یورپ کے کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا تھا۔ ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی سورج کی کرنیں بھی آپؓ ہی کے دور میں پہنچی تھیں۔ اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ، مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے تھے۔

حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپ کی پے در پے کامیابیوں نے یہود و مجوس اور شرک وثلیت کے خوگروں کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیری کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ سامنے آکر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمانؓ پر اقرباء پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا۔

منافقت اور دجل وفریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا۔ ساڑھے سات سو بلوائی ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے، بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں، صرف چند افراد یہاں موجود ہوں۔ ایسے وقت میں امیر المومنین کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کئے جائیں۔ من مانی کاروائی کے ذریعے اسلام کے قصر خلافت کو مسمار کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کر دیا جائے۔ فتوحات اور کامیابیوں کے راستے میں فوری طور پر سد سکندری کھڑی کر دی جائے۔ ۳۵ ہجری ذیقعد کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا۔ حافظ عمادالدین نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمانؓ نے صبر واستقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا۔ قریباً ۴۰ روز تک بھوکے اور پیاسے ۸۲ سالہ مظلومِ مدینہ حضرت عثمانؓ کو جمعہ ۱۸ ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔

شہادت پر سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد

سیدہ عائشہؓ نے جب امیر المومنین کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

لقد قتلوہ رانہ لمن اوصلھم للرحم واتقاھم للرب

''تحقیق انہوں نے عثمانؓ کو قتل کیا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے اور پروردگار کا خوف کھانے والے تھے۔''

شہادت پر سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب لوگوں نے آکر امیر المومنین سیدنا عثمانؓ کی خبر شہادت سنائی تو فرمایا: **ثبتا لکم اخر الدھر** ۔ ''اب تم

پر ہمیشہ تباہی رہے گی۔''

جناب حضرت علیؓ کی ایک اور تقریر

قیس بن عبادہ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں میں نے ایک روز سیدنا علیؓ فرماتے ہوئے سنا:

اللھم انی ابرء الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان وانکرت نفسی وجاء ونی للبیعة فقلت والله انی لاستحی من الله قوما تتلرا عثمان وانی لاستجی من الله ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصر فرافلما رجع الناس فسب لونی البیعة قلت اللھم انی مشفیق مما اقدم علیه ثم جآئت عزیمة بنایعت فقالوایا امیرامومنین فکانما صدع قلبی وقلت اللھم خذ منی لعثمان حتی ترخی.

''الٰہی میں تیری جناب میں خون عثمان سے اپنی بریت کا اظہار کرتا ہوں۔ تحقیق عثمانؓ کے قتل کے دن میرے ہوش اڑ گئے تھے اور میں نے اسے برا جانا اور میرے پاس لوگ بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے کہ ایسی قوم سے بیعت لوں جس نے عثمانؓ کو قتل کیا اور ایسی حالت میں کہ عثمانؓ دفن بھی نہ ہوئے ہوں۔ اس کے بعد لوگ چلے گئے پس جب وہ پھر لوٹ کر آئے اور پھر مجھ سے بیعت کا سوال کیا میں نے کہا الٰہی! ابھی میں اس کام پر جرأت کرنے سے ڈرتا ہوں۔ پھر لوگ بضد ہو کر آئے تو میں نے بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے یا امیر المومنین کہا، انہوں نے کہا تو سہی مگر اس خطاب نے میرے دل کو چاک کر دیا اور میں نے کہا خدایا! کچھ بھی ہو تو عثمانؓ کو مجھ سے راضی کر دے۔'' ﴿تاریخ الخلفاء سیوطیؒ﴾

دیگر اصحاب کے اقوال

☆ سیدنا انس بن مالکؓ کا قول ہے کہ عثمان ذوالنورینؓ کی زندگی میں اللہ کی تلوار میان میں تھی۔ لیکن آپ کی شہادت کے بعد میان سے ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ ہی رہے گی۔

☆ سیدنا سمرہؓ کا قول ہے کہ اسلام حصن حصین میں تھا مگر قتل عثمانؓ سے اس میں ایسا رخنہ پڑ گیا کہ اب قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ان کے قتل سے خلافت مدینہ سے ایسی نکلی کہ اب واپس نہ آئے گی۔ ﴿تاریخ الخلفاء سیوطیؒ﴾

☆ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ''سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے بعد فرشتوں نے میدان جنگ میں مسلمانوں کی اعانت ترک کر دی۔'' ﴿تاریخ الخلفاء سیوطیؒ﴾

☆ قاسم بن امیہ نے آپؓ کی شہادت پر ایک ہی شعر میں مرثیہ کہہ دیا ہے:

حمری لبس الدخ ضحیھم به.....خلاف رسول الله یو اضاحیب

''لوگو! خدا کی قسم تم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد قربانی کے دن میں بہت بڑی قربانی کی ہے۔''

☆ شہادت عثمانؓ پر نبی ﷺ کے شاعر خاص سیدنا کعب بن مالکؓ کے اشعار بھی ہیں:

یا قاتل الله قوما کان امرھم.....قتل الامام الزکی الطیب الرون

''خدا اس قوم کو تباہ کرے جس نے پاک طیب برگزیدہ امام کو قتل کیا۔''

ما قتلوه علی ذنب الم به.....الا الذی نطقو ادورا ولم یکن

''وہ کسی گناہ کی آلودگی سے قتل نہیں کیا گیا بلکہ لوگوں نے ان کے خلاف خود جھوٹی باتیں بنائیں جن کی کوئی اصل نہ تھی۔'' ﴿از: رحمتہ اللعالمین، جلد دوم، حاشیہ ص ۱۰۱، بحوالہ نہج البلاغہ، چھاپہ دارالسلطنت تبریز، ۱۲۶۷ ہجری﴾

☆ ملک الشعراء دربار نبی ﷺ سیدنا حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں:

من سره الموت صرفا لامزاج له.....فلیات ماویة فی دار عثمان

''جو خالص موت دیکھنے کا آرزومند ہو کہ اس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو اس کو چاہیے کہ عثمانؓ کے گھر جائے۔''

ضحوا بالشمط عنوان السجود به.....یقطع اللیل تسبیحا وقرآناً

''لوگوں نے اس شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور تمام شب نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیا کرتا تھا۔''

صبرا نذ لکم امی وما ولدت.....قد ینفع الصبر فی المکروه احیاناً

''مسلمانوں! صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی فدا ہوں بیشک مصیبت کے وقت صبر نفع بخشتا ہے۔''

لتسمعن وشیکافی دیارهم.....الله اکبر باثالات عثماناً

''تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے اور اللہ اکبر کے ساتھ انتقام کے نعرے سنو گے۔'' ﴿اسد الغابہ ذکر عثمان بن عفانؓ﴾

☆ امام الشعبی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ امیر المومنین سیدنا عثمانؓ کی شہادت پر کعب بن مالکؓ کی نظم سے بہتر میں نے کسی کے اشعار نہیں سنے وہ فرماتے ہیں:

فکف یدیه ثم اغلق بابه.....وأیقن ان الله لیس بغافل

وقال لاهل دار لاتقتلوهم.....عفا الله عن کل امره لم یقاتل

فکیف رایت الله حسب علیهم.....العداوة والبغضاء بغد التواصل

فکیف رایت الخیر ادبر بعده.....عن الناس ادبار الریاح الجوافل

''اس نے اپنا ہاتھ روک کر دروازہ بند کر لیا اور یقین کر لیا کہ خدا غافل نہیں ہے۔''

''انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو خدا اس کو معاف کرے گا جو مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔''

''پھر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی یعنی باہمی الفت کے بعد باہمی بغض و عداوت میں مبتلا ہو گئے۔''

''تو نے دیکھ لیا کہ عثمانؓ کے بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر پیٹھ پھیر کر چل دی گویا آندھی تھی کہ آئی اور نکل گئی۔''

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کے زریں اقوال

☆ غمِ دنیا ایک تاریکی ہے اور غمِ آخرت دل میں ایک نور ہے۔

☆ تارک دنیا خدا کا، تارک گناہ فرشتوں کا اور تارک طمع مسلمانوں کا محبوب ہوتا ہے۔

☆ چار چیزیں بیکار ہیں۔ (۱) وہ علم جو بے عمل ہو۔ (۲) وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔ (۳) وہ زہد جس سے دنیا حاصل کی جائے۔ (۴) وہ

لمبی عمر جس میں سامان آخرت کچھ تیار نہ کیا جائے۔

☆ مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔(۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا۔(۳) قرآن مجید خود پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا۔

☆ بظاہر چار باتوں میں ایک خوبی ہے مگر حقیقت میں چاروں کہ تہہ چار ضروری امر بھی ہیں۔(۱) نیکوکاروں سے ملنا ایک خوبی ہے مگر ان کی اتباع کرنا ایک ضروری امر ہے۔(۲) تلاوت قرآن مجید ایک خوبی ہے مگر اس پر عمل کرنا ضروری امر ہے۔(۳) مریض کی عیادت ایک خوبی ہے مگر اس کی وصیت کرانا ایک ضروری امر ہے۔(۴) زیارت قبور ایک خوبی ہے مگر وہاں کی تیاری کرنا ایک ضروری امر ہے۔

☆ مجھے چار باتوں میں عبادت الٰہی کا مزہ آتا ہے۔(۱) فرائض کی ادائیگی میں۔(۲) حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں۔(۳) امید اجر پر نیک کام کرنے میں۔(۴) اور خوف خدا سے برائیوں سے بچنے میں۔

☆ متقی کی پانچ علامات ہیں۔(۱) ایسے شخص کی صحبت میں رہنا جس سے دین کی اصلاح ہو۔(۲) شرمگاہ اور زبان کو قابو میں رکھنا۔(۳) مسرت دنیا کو وبال خیال کرنا۔(۴) شبہات کے خوف سے حلال سے بھی پرہیز کرنا۔(۵) پس ایک میں ہی ہلاکت میں پڑا ہوں۔

☆ یہ چیزیں بیکار ہیں۔(۱) وہ عالم جس سے کوئی سوال نہ کرے۔(۲) وہ عمدہ عقل جس سے کچھ حاصل نہ کیا جائے۔(۳) بیکار اور مستعمل ہتھیار۔(۴) ویران مسجد۔(۵) وہ قرآن جس پر تلاوت نہ کی جائے۔(۶) وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔(۷) وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔(۸) علم و زہد جو طالب دنیا کے پیٹ میں ہے۔(۹) وہ عمر دراز جس میں توشہ آخرت تیار نہ کیا جائے۔﴿منہمات ابن حجر عسقلانی﴾



++++ ختم شد ++++